مر گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے فرمایا تم نے اس کا چمڑہ کیوں نہ اتار لیا؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ مردار ہے فرمایا اِنَّمَا حُرِّمَ اَکْلُھَا یعنی اس کا کھانا حرام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شے ایک طرح سے حرام ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اب کسی دوسرے طریق پر بھی درست نہ ہو اسی بناء پر صحابہؓ کا فتویٰ ہے کہ تیل وغیرہ میں پلیدی پڑ جائے تو اس کو چراغ وغیرہ میں جلا سکتے ہیں ملاحظہ ہو فتاوی ابن تیمیہؒ جلد اول صفحہ ۴۵ ۔

پس اس بناء پر ڈاکٹری علاج کا کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ ٹیکہ کھانے کی قسم سے نہیں، ہاں بعض اشیاء جن کی چاٹ لگی ہوئی چھوٹنی مشکل ہوجاتی ہے ان میں سدالباب حکم عام بھی ہوسکتا ہے جیسے شراب مگر کسی دوسرے طریق پر بھی اس کا استعمال ٹھیک نہیں اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو سرکہ بنانے کی اجازت نہیں دی۔ بلکہ بہا دی گئی۔

منتخب کنز العمال جلد ۲ میں ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کو کہا گیا کہ عورتیں شراب کے ساتھ سر دھوتی ہیں تو فرمایا خدا تعالیٰ ان کے سروں کو گنجا کر دے۔ اور یہی وجہ ہے کہ تمام نشہ آور اشیاء قلیل کثیر حرام ہیں۔ اگرچہ تھوڑی سی سے نشہ نہیں آتا مگر ان کی چاٹ بُری ہوتی ہے منہ لگی چھوٹنی مشکل ہے اس لئے مطلقاً حرام کر دیں خواہ تھوڑی ہوں یا بہت۔

خلاصہ یہ کہ آپ کے لئے کئی رستے ہیں ڈاکٹری علاج کی بھی گنجائش ہے مگر نہ اس وجہ سے کہ حرام کا علاج جائز ہے بلکہ اس وجہ سے کہ اول تو حرام نہیں دوسرے طریقہ استعمال حرام نہیں اگر زیادہ احتیاط کرنی ہو تو یونانی علاج کافی ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

ذبح کا بیان

گھنڈی سے اوپر ذبح کرنا

سوال۔ ذبیحہ فوق العقدہ (گھنڈی سے اوپر) جائز ہے یا نہ؟ دین محمد

جواب۔ عَنْ اَبِی الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَمَا تَکُوْنُ الذَّکٰوۃُ اِلَّا

مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے فرمایا تم نے اس کا چمڑہ کیوں نہ اتار لیا؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ مردار ہے فرمایا اِنَّمَا حُرِّمَ اَكْلُهَا یعنی اس کا کھانا حرام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شئے ایک طرح سے حرام ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اب کسی دوسرے طریق پر بھی درست نہ ہو اسی بناء پر صحابہؓ کا فتویٰ ہے کہ تیل وغیرہ میں پلیدی پڑ جائے تو اس کو چراغ وغیرہ میں جلا سکتے ہیں ملاحظہ ہو فتاویٰ ابن تیمیہؒ جلد اول صفحہ ۴۵ ۔

پس اس بناء پر ڈاکٹری علاج کا کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ ٹیکہ کھانے کی قسم سے نہیں، ہاں بعض اشیاء جن کی چاٹ لگی ہوئی چھوٹنی مشکل ہوجاتی ہے ان میں سدالباب حکم عام بھی ہو سکتا ہے جیسے شراب کہ کسی دوسرے طریق پر بھی اس کا استعمال ٹھیک نہیں اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو سرکہ بنانے کی اجازت نہیں دی، بلکہ بہادی گئی۔

منتخب کنز العمال جلد ۲ میں ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کو کہا گیا کہ عورتیں شراب کے ساتھ سر دھوتی ہیں تو فرمایا خدا تعالیٰ ان کے سروں کو گنجا کر دے۔ اور یہی وجہ ہے کہ تمام نشہ آور اشیاء قلیل کثیر حرام ہیں۔ اگرچہ تھوڑی سی سے نشہ نہیں آتا مگر ان کی چاٹ بُری ہوتی ہے منہ لگی چھوٹنی مشکل ہے اس لئے مطلقاً حرام کر دیں خواہ تھوڑی ہوں یا بہت۔

خلاصہ یہ کہ آپ کے لئے کئی رستے ہیں ڈاکٹری علاج کی بھی گنجائش ہے مگر نہ اس وجہ سے کہ حرام کا علاج جائز ہے بلکہ اس وجہ سے کہ اول تو حرام نہیں دوسرے طریقہ استعمال حرام نہیں اگر زیادہ احتیاط کرنی ہو تو یونانی علاج کافی ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

ذبح کا بیان

گھنڈی سے اوپر ذبح کرنا

سوال۔ ذبیحہ فوق العقدہ (گھنڈی سے اوپر) جائز ہے یا نہ دین محمد

جواب۔ عَنْ اَبِی الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا تَكُوْنُ الذَّكٰوةُ اِلَّا

فِی الْحَلْقِ وَاللَّبَّۃِ فَقَالَ لَوْطَعَنْتَ فِیْ فَخِذِھَا لَاَجْزَأَ عَنْکَ رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی و ابن ماجۃ والدارمی وقال ابوداؤد ھٰذَا ذَکٰوۃُ الْمُتَرَدِّیْ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا فِی الضَّرُوْرَۃِ (مشکوٰۃ کتاب الصید والذبائح)

یعنی ابی العشراء اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حلق اور لبہ کے علاوہ بھی ذبح ہو سکتا ہے؟ فرمایا اگر تو ران میں زخم کر دے تو کافی ہو جائے گا۔ اس کو ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے اور ابوداؤد نے کہا ہے ران میں زخم کرنا اس جانور کے لئے ہے جو کوئیں وغیرہ میں اوندھا گر جائے۔ اور حلق تک رسائی نہ ہو سکے۔ اور ترمذی کہتے ہیں کہ یہ لاچاری کے وقت ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذبح تین محل میں ہوتا ہے ایک حلق میں، ایک لبہ میں ایک ان دونوں کے علاوہ کسی اور جگہ۔ تیسری صورت لاچاری میں ہے اور پہلی دو صورتیں عام ہیں حلق کے معنی گلے کے ہیں لغت والوں نے اس کی تعریف مَجْرَی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ کے ساتھ کی ہے یعنی کھانے پینے کے گزرنے کی جگہ۔ اور لبہ کے معنی گڑھے کے ہیں جو گلے سے نیچے اور ہنسلی کے اوپر ہے لغت والوں نے اس کی تعریف کی ہے مَوْضِعُ الْقِلَادَۃِ مِنَ الصَّدْرِ یعنی چھاتی سے جس جگہ ہار پڑتا ہے وہ لبہ ہے۔ اونٹ کو لبہ کی جگہ برچھی ماری جاتی ہے اور ذبح کے معنی قَطْعُ الْاَوْدَاجِ کے ہیں جیسے بخاری پارہ ۲۲ باب النحر والذبح میں ہے یعنی ان رگوں کا کاٹنا جن کو وَدَج کہتے ہیں ودج گردن کی دو طرفی دو رگوں کا نام ہے ذبح کی یہ تفسیر عطاء تابعی رح نے کی ہے فتح الباری میں اس پر لکھا ہے امام شافعی رح کہتے ہیں حلقوم سانس کا راستہ اور مَرِیْ جس سے کھانا گزرتا ہے ان دونوں کا کاٹنا کافی ہے وَدَجَیْن کا کاٹنا ضروری نہیں کیونکہ انسان وغیرہ سے یہ دو رگیں نکال دی جائیں تو کبھی زندہ بھی رہ جاتا ہے تو معلوم ہوا ان پر ذبح کا مدار نہیں اور امام محمدؒ امام ابوحنیفہ رح کے شاگرد کہتے ہیں۔ ان دونوں کے ساتھ اوداج کا اکثر حصہ بھی کاٹنا ضروری ہے۔ اکثر حنفیہ کہتے ہیں ان چار حلقوم۔ مَرِیْ۔ ودجین سے تین کا کاٹنا کافی ہے خواہ کوئی سی تین ہوں کیونکہ اکثر کا حکم کل کا ہے اور امام مالکؒ اور امام لیثؒ کہتے ہیں اوداج اور حلقوم کا کاٹنا ضروری ہے مری کا کاٹنا ضروری نہیں کیونکہ رافع بن خدیج کی حدیث میں مَا اَنْھَرَ الدَّمَ یعنی خون بہانے کی شرط کی ہے اور مری خون کی رگ نہیں بلکہ کھانے کا راستہ ہے فتح الباری

فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَ عَنْكَ رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وقال ابو داؤد هٰذَا ذَكَاةُ الْمُتَرَدِّي وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا فِي الضَّرُورَةِ (مشکوٰۃ کتاب الصید والذبائح)

یعنی ابی العشراء اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حلق اور لبہ کے علاوہ بھی ذبح ہو سکتا ہے؟ فرمایا اگر تو ران میں زخم کر دے تو کافی ہو جائے گا۔ اس کو ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے اور ابوداؤد نے کہا ہے ران میں زخم کرنا اس جانور کے لئے ہے جو کوئیں وغیرہ میں اندھا گر جائے۔ اور حلق تک رسائی نہ ہو سکے، اور ترمذی کہتے ہیں کہ یہ لاچاری کے وقت ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذبح تین محل میں ہوتا ہے ایک حلق میں۔ ایک لبہ میں ایک ان دونوں کے علاوہ کسی اور جگہ۔ تیسری صورت لاچاری میں ہے اور پہلی دو صورتیں عام ہیں حلق کے معنی گلے کے ہیں لغت والوں نے اس کی تعریف مَجْرَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ کے ساتھ کی ہے یعنی کھانے پینے کے گزرنے کی جگہ۔ اور لبہ کے معنی گڑھے کے ہیں جو گلے سے نیچے اور ہنسلی کے اوپر ہے لغت والوں نے اس کی تعریف کی ہے مَوْضِعُ الْقِلَادَةِ مِنَ الصَّدْرِ یعنی چھاتی سے جس جگہ ہار پڑتا ہے وہ لبہ ہے۔ اونٹ کو لبہ کی جگہ برچھی ماری جاتی ہے اور ذبح کے معنی قَطْعُ الْأَوْدَاجِ کے ہیں جیسے بخاری پارہ ۲۲ باب النحر والذبح میں ہے یعنی ان رگوں کا کاٹنا جن کو وَدَج کہتے ہیں ودج گردن کی دو طرفی دو رگوں کا نام ہے ذبح کی یہ تفسیر عطاء تابعی رح نے کی ہے فتح الباری میں اس پر لکھا ہے امام شافعی رح کہتے ہیں حنجرہ سانس کا راستہ اور مری جس سے کھانا گزرتا ہے ان دونوں کا کاٹنا کافی ہے وَدَجَيْن کا کاٹنا ضروری نہیں کیونکہ انسان وغیرہ سے یہ دو رگیں نکال دی جائیں تو کبھی زندہ بھی رہ جاتا ہے تو معلوم ہوا ان پر ذبح کا مدار نہیں اور امام محمد رح امام ابوحنیفہ رح کے شاگرد کہتے ہیں۔ ان دونوں کے ساتھ اوداج کا اکثر حصہ بھی کاٹنا ضروری ہے۔ اکثر حنفیہ کہتے ہیں ان چار (حنجرہ، مری، ودجین) سے تین کا کاٹنا کافی ہے خواہ کوئی سی تین ہوں کیونکہ اکثر کا حکم کل کا ہے اور امام مالک رح اور امام لیث رح کہتے ہیں اوداج اور حنجرہ کا کاٹنا ضروری ہے مری کا کاٹنا ضروری نہیں کیونکہ رافع بن خدیج کی حدیث میں مَا أَنْهَرَ الدَّمَ یعنی خون بہانے کی شرط کی ہے اور مری خون کی رگ نہیں بلکہ کھانے کا راستہ ہے فتح الباری

میں ابن المنذر سے ان کے قول کی یہ دلیل نقل کی ہے لیکن اس پر شبہ ہوتا ہے کہ حنجرہ کا کاٹنا بھی ضروری نہ ہونا چاہیئے کیونکہ وہ سانس کا راستہ ہے ہاں یہ عطاء رح تابعی کے قول کی تائید بن سکتی ہے اور فتح الباری میں امام ثوری کا قول بھی یہی ذکر کیا ہے کہ صرف وَدَجین کا کاٹنا کافی ہے اور آگے جو شریطہ سے نہی کی حدیث آتی ہے اس سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ گھنڈی سے اوپر ذبح کیا جائے تو حلال ہے کیونکہ مری کے سوا حنجرہ ۔ ودجین تو گھنڈی کے اوپر بھی جاتے ہیں پس اوپر ذبح کرنے سے حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں ۔

تنبیہ

بعض دفعہ چھری تیز ہوتی ہے تو سر جُدا ہو جاتا ہے اس ذبیحہ کا کھانا بعض مکروہ کہتے ہیں ۔ مگر صحیح یہ ہے کہ اس کے کھانے میں کوئی کراہت نہیں کیونکہ ابن عمر رض ابن عباس رض اور انس رض سے روایت ہے کہ اس کا کوئی حرج نہیں ہاں کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ سر جدا نہ ہو بلکہ گردن کی ہڈی کے مغز سے اوپر اوپر چھری رہنی چاہیئے ۔ کیونکہ بخاری کے اسی مقام میں ہے کہ ابن عمر رض نے گردن کی ہڈی کے مغز تک چھری پہنچانے سے منع کیا ہے اور بعض لوگ ذبح کر کے اس ہڈی کو توڑ ڈالتے ہیں اس سے بھی عبد اللہ بن عمر رض نے منع کیا ہے بلکہ اسی حال میں چھوڑ دینا چاہیئے ۔ یہاں تک کہ ٹھنڈا ہو جائے اس سے پہلے نہ ہڈی توڑنی چاہیئے نہ کھال اتارے ۔ حدیث میں بھی ہے جان نکلنے سے پہلے جلدی نہ کرنی چاہیئے ۔ (فتح الباری جز ۲۳) مسلم ابوداؤد ۔ ترمذی ۔ ابن ماجہ میں شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے ہر شے کے ساتھ احسان فرض کیا ہے یہاں تک کہ جب تم قتل کرو ۔ تو اچھی طرح قتل کرو ، اپنی چھری تیز کرو اور ذبیحہ کو آرام دو یعنی جان نکلنے سے پہلے کھال اتارنا یا کاٹنا شروع نہ کرو ۔ (مشکوٰۃ کتاب الصید)

غرض کسی شے کا شر دور کرنے کے لئے اس کو مارنا ہو جیسے سانپ وغیرہ یا کھانے کے لئے کوئی جانور ذبح کرنا ہو ۔ تو حتی الوسع ایسی صورت اختیار کرے کہ آسانی سے اور جلدی سے جان نکل جائے ۔ بعض لوگ چوہے ، سانپ وغیرہ مارتے ہیں تو ادھ موا سا چھوڑ دیتے ہیں ایسا نہ کرنا چاہیئے ۔ حدیث میں ہے کہ جو چھپکلی کو ایک ضرب سے مار دے اس کو سو نیکی ملے گی ۔ (مشکوٰۃ باب ما لا یحل اکلہ) یہ فضیلت اس لئے ہے کہ ایک ضرب سے جلدی مر جاتی ہے اس طرح ذبیحہ میں بھی رگیں اچھی طرح

میں ابن المنذر سے ان کے قول کی یہ دلیل نقل کی ہے لیکن اس پر شبہ ہوتا ہے کہ حنجرہ کا کاٹنا بھی ضروری نہ ہونا چاہیئے کیونکہ وہ سانس کا راستہ ہے ہاں یہ عطاءرہ تابعی کے قول کی تائید بن سکتی ہے اور فتح الباری میں امام ثوری کا قول بھی یہی ذکر کیا ہے کہ صرف وَدَجین کا کاٹنا کافی ہے اور آگے جو شریطہ سے نہی کی حدیث آتی ہے اس سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ گھنڈی سے اوپر ذبح کیا جائے تو حلال ہے کیونکہ مری کے سوا حنجرہ ۔ ودجین تو گھنڈی کے اوپر بھی جاتے ہیں پس اوپر ذبح کرنے سے حرام ہونے کی کوئی وجہ نہیں ۔

تنبیہ

بعض دفعہ چھری تیز ہوتی ہے تو سر جُدا ہو جاتا ہے اس ذبیحہ کا کھانا بعض مکروہ کہتے ہیں ۔ مگر صحیح یہ ہے کہ اس کے کھانے میں کوئی کراہت نہیں کیونکہ ابن عمر رض ابن عباس رض اور انس رض سے روایت ہے کہ اس کا کوئی حرج نہیں ہاں کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ سر جدا نہ ہو بلکہ گردن کی ہڈی کے مغز سے اوپر اوپر چھری رہنی چاہیئے ۔ کیونکہ بخاری کے اسی مقام میں ہے کہ ابن عمر رض نے گردن کی ہڈی کے مغز تک چھری پہنچانے سے منع کیا ہے اور بعض لوگ ذبح کر کے اس ہڈی کو توڑ ڈالتے ہیں اس سے بھی عبداللہ بن عمر رض نے منع کیا ہے بلکہ اسی حال میں چھوڑ دینا چاہیئے ۔ یہاں تک کہ ٹھنڈا ہو جائے اس سے پہلے نہ ہڈی توڑنی چاہیئے نہ کھال اتارے ۔ حدیث میں بھی ہے جان نکلنے سے پہلے جلدی نہ کرنی چاہیئے ۔ (فتح الباری جزء ۲۳) مسلم ابوداؤد ۔ ترمذی ۔ ابن ماجہ میں شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا نے ہر شے کے ساتھ احسان فرض کیا ہے یہاں تک کہ جب تم قتل کرو ۔ تو اچھی طرح قتل کرو ، اپنی چھری تیز کرو اور ذبیحہ کو آرام دو یعنی جان نکلنے سے پہلے کھال اتارنا یا کاٹنا شروع نہ کرو (مشکوٰۃ کتاب الصید)

غرض کسی شے کا شر دور کرنے کے لئے اس کو مارنا ہو جیسے سانپ وغیرہ یا کھانے کے لئے کوئی جانور ذبح کرنا ہو ۔ تو حتی الوسع ایسی صورت اختیار کرے کہ آسانی سے اور جلدی سے جان نکل جائے ۔ بعض لوگ جب سانپ وغیرہ مارتے ہیں تو ادھ موا سا چھوڑ دیتے ہیں ایسا نہ کرنا چاہیئے ۔ حدیث میں ہے کہ جو چھپکلی کو ایک ضرب سے مار دے اس کو سو نیکی ملے گی ۔ (مشکوٰۃ باب ما لا یحل اکلہ) یہ فضیلت اس لئے ہے کہ ایک ضرب سے جلدی مر جاتی ہے اس طرح ذبیحہ میں بھی رگیں اچھی طرح

کاٹ دینی چاہئیں تاکہ جان جلدی نکل جائے مشکوٰۃ کتاب الصید فصل ۲ میں ہے کہ شریطہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور وہ ایسا ذبیحہ ہے جس کی اوداج رگیں اچھی طرح نہ کاٹی جائیں۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

بے نماز کا ذبیحہ

سوال ۔ بے نماز کا ذبیحہ مسلمانوں کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب ۔ بے نماز بیشک کافر ہے خواہ ایک نماز کا تارک ہو یا سب نمازوں کا۔ کیونکہ مَن تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ عام ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ہر تارک کافر ہے رہا بے نماز کے ذبیحہ کا حکم سو وہ اہل کتاب کے حکم میں ہونے کی وجہ سے درست ہو سکتا ہے خواہ نیک ذبح کرنے والا پاس موجود ہو یا نہ ہاں نیک ہر طرح سے بہتر ہے اور بے نماز جب کافر ہوا تو اس کا کھانا مثل عیسائی کے کھانے کے سمجھ لینا چاہیئے۔ حتی الوسع اس سے پرہیز رکھے عند الضرورۃ کھائے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ۷ ۲ر شعبان ۱۳۵۶ھ

مکڑی اور مچھلی

سوال ۔ مکڑی اور مچھلی کے قدرتی ذبح کی کیا وجہ ہے۔

جواب ۔ مکڑی اور مچھلی کے قدرتی ذبح ہونے کی دو وجہیں ہیں۔ ایک یہ کہ ان میں دم سائل (جو خون جوش سے نکلتا ہے) نہیں۔ دوم حدیث میں ہے اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ ہمارے لئے دو مردار حلال ہیں ایک مکڑی دوسرے مچھلی۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

جنبی کا ذبیحہ

سوال ۔ جنبی اہل قرآن کا ذبیحہ جائز ہے؟

جواب ۔ جنبی کا ذبیحہ جائز ہے کیونکہ وہ اللہ کا نام لے سکتا ہے اور ذبح کے لئے اللہ ہی کا نام شرط ہے

عبداللہ امرتسری روپڑی

کاٹ دینی چاہئیں تاکہ جان جلدی نکل جائے مشکوٰۃ کتاب الصید فصل ۲ میں ہے کہ شریطہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور وہ ایسا ذبیحہ ہے جس کی اوداج رگیں اچھی طرح نہ کاٹی جائیں۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

بے نماز کا ذبیحہ

سوال ۔ بے نماز کا ذبیحہ مسلمانوں کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب ۔ بے نماز بیشک کافر ہے خواہ ایک نماز کا تارک ہو یا سب نمازوں کا۔ کیونکہ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ عام ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ہر تارک کافر ہے رہا بے نماز کے ذبیحہ کا حکم سو وہ اہل کتاب کے حکم میں ہونے کی وجہ سے درست ہو سکتا ہے خواہ نیک ذبح کرنے والا پاس موجود ہو یا نہ ہاں نیک ہر طرح سے بہتر ہے اور بے نماز جب کافر ہوا تو اس کا کھانا مثل عیسائی کے کھانے کے سمجھ لینا چاہیئے۔ حتی الوسع اس سے پرہیز رکھے عند الضرورۃ کھائے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ۲۰؍ شعبان ۱۳۵۶ھ

مکڑی اور مچھلی

سوال ۔ مکڑی اور مچھلی کے قدرتی ذبح کی کیا وجہ ہے۔

جواب ۔ مکڑی اور مچھلی کے قدرتی ذبح ہونے کی دو وجہیں ہیں۔ ایک یہ کہ ان میں دم سائل (جو خون جوش سے نکلتا ہے) نہیں۔ دوم حدیث میں ہے اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ ہمارے لئے دو مردار حلال ہیں ایک مکڑی دوسرے مچھلی۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

جنبی کا ذبیحہ

سوال ۔ جنبی اہل قرآن کا ذبیحہ جائز ہے؟

جواب ۔ جنبی کا ذبیحہ جائز ہے کیونکہ وہ اللہ کا نام لے سکتا ہے اور ذبح کے لئے اللہ ہی کا نام شرط ہے

عبداللہ امرتسری روپڑی

مومنہ عورت کا ذبیحہ

سوال: عورت مومنہ کا ذبیحہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا

رواہ البخاری (مشکوٰۃ کتاب الصید)

یعنی کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہماری بکریاں تھیں ہماری ایک لونڈی نے ایک بکری مرتی ہوئی دیکھی پتھر توڑ کر اس کی دھار سے بکری ذبح کر دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔ —— اس حدیث سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک عورت کا ذبح کرنا دوم ہر خون بہانے والی شئے سے جواز ذبح خواہ چھری وغیرہ ہو یا پتھر کی پھانک وغیرہ جس سے خون بہہ جائے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

مصافحہ کا بیان

محرم عورتوں کے ساتھ مردوں کا مصافحہ

سوال: محرم عورتوں کے ساتھ مردوں کا مصافحہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جب بوسہ جائز ہے تو مصافحہ میں کیا حرج ہے یہ تو معمول ہے حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کے وقت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بوسہ لیتے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ (مشکوٰۃ باب المصافحہ)

اسی طرح بیماری میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بوسہ لیا (مشکوٰۃ باب المصافحہ)

عورتوں کا عورتوں سے مصافحہ

مومنہ عورت کا ذبیحہ

سوال: عورت مومنہ کا ذبیحہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ غَنَمٌ تَرْعَى بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا

رواہ البخاری (مشکوٰۃ کتاب الصید)

یعنی کعب بن مالک رض سے روایت ہے کہ ہماری بکریاں تھیں ہماری ایک لونڈی نے ایک بکری مرتی ہوئی دیکھی پتھر توڑ کر اس کی دھار سے بکری ذبح کر دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپ نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔ ——— اس حدیث سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک عورت کا ذبح کرنا دوم ہر خون بہانے والی شے سے جواز ذبح خواہ چھری وغیرہ ہو یا پتھر کی پھانک وغیرہ جس سے خون بہہ جائے۔

عبداللہ امرتسری روپڑی

مصافحہ کا بیان

محرم عورتوں کے ساتھ مردوں کا مصافحہ

سوال: محرم عورتوں کے ساتھ مردوں کا مصافحہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جب بوسہ جائز ہے تو مصافحہ میں کیا حرج ہے یہ تو معمولی ہے حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کے وقت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا بوسہ لیتے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ (مشکوٰۃ باب المصافحہ)

اسی طرح بخاری میں حضرت ابو بکر رض نے حضرت عائشہ رض کا بوسہ لیا (مشکوٰۃ باب المصافحہ)

عورتوں کا عورتوں سے مصافحہ